رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر۔ غلام نبی

قیمت دو پیسے

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

جلد ۲۳ | مورخہ ۲ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۴ مئی ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۷۲




620

# احرار نے امن شکنی کا کھلا اعلان کر دیا

احرار کو ہر جگہ جو ناکامیاں اور نامرادیاں حاصل ہو رہی ہیں۔ تمام مسلمان ان کے خلاف جس قدر نفرت و حقارت کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور ان کی فریب کاریوں کا جس خیانت کے ساتھ پردہ چاک کر رہے ہیں۔ اس سے بجائے اس کے کہ وہ عبرت حاصل کریں۔ قوم فروشی اور غداری سے باز آئیں۔ فتنہ و شرارت میں اور زیادہ بڑھتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ ان کے "امیر شریعت" مولوی عطاء اللہ نے ۱۹۔ مئی کو امرتسر کی مسجد خیر الدین میں تقریر کرتے ہوئے یہ اعلان کر دیا ہے۔ کہ:۔

"احرار کا پیمانۂ صبر لبریز ہو چکا ہے اب یا تو احرار زندہ رہیں گے۔ یا ان کے مخالف۔ مجلس احرار کے پودے کو پھلنے پھولنے کے لئے قربانی کی ضرورت ہے۔ اور میں اپنے خون کی قربانی دوں گا۔ اب کسی کو احرار کے جلسے میں گڑبڑ ڈالنے نہیں دی جائے گی اور نہ ہی احرار کے کسی مخالف کو احرار کے خلاف تقریر کرنے دی جائے گی۔"

(پرتاپ ۲۲ مئی)

احرار اگرچہ اب بھی ان لوگوں پر جنہیں وہ اپنا مخالف سمجھتے۔ اور اپنی نفسانی اغراض کے رستہ میں روک خیال کرتے ہیں۔ تشدد کرنے میں کمی نہیں کر رہے۔ لیکن مندرجہ بالا اعلان میں تو انہوں نے کھلم کھلا اپنے بد ارادوں کا اظہار کر دیا۔ اور نہایت بیباکی سے بتا دیا ہے۔ کہ وہ جبر و تشدد کو انتہا تک پہنچا دینا چاہتے ہیں۔ مولوی عطاء اللہ کا ایک طرف تو یہ کہنا۔ کہ "اب یا تو احرار زندہ رہیں گے۔ یا ان کے مخالف" اور دوسری طرف یہ اعلان کرنا۔ کہ "اب کسی کو احرار کے جلسے میں گڑبڑ ڈالنے نہیں دی جائے گی۔ اور نہ ہی احرار کے کسی مخالف کو احرار کے خلاف تقریر کرنے دی جائے گی۔" سوائے اس کے کوئی مطلب نہیں رکھتا۔ کہ جہاں احرار جگہ بجگہ جلسے کر کے جس قدر چاہیں اپنے مخالفین کے خلاف بدزبانی کرتے۔ اور عوام کو اشتعال دلاتے رہیں گے وہاں یہ بھی برداشت نہ کریں گے۔ کہ ان کے مخالفین کہیں جلسہ کر کے جوابی تقریریں بھی کر سکیں بلکہ تشدد کے ذریعہ ان کی تقریریں بند کر دینے کی انتہائی کوشش کریں گے۔

فتنہ و فساد اور کشت و خون کے متعلق ایسا صریح اعلان کرنے کے بعد بھی اگر احرار دندناتے پھریں۔ اور پہلے سے بھی زیادہ خلاف امن اور اشتعال انگیز حرکات کے مرتکب ہوتے جائیں۔ تو کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی۔ بلکہ قابل تعجب وہ ڈھیل ہوگی۔ جو انہیں ملی ہوئی ہے۔ بے شک کسی جلسہ میں گڑبڑ ڈالنا معیوب امر ہے۔ لیکن احرار اپنے جلسوں میں دوسروں کی نہایت ہی واجب الاحترام ہستیوں کے خلاف جس فحش زبانی۔ اور بدگوئی سے کام لیتے ہیں۔ اور جس کا نمونہ گزشتہ پرچہ میں دکھایا جا چکا ہے۔ وہ کہاں کی شرافت ہے۔ اور اسے کیونکر برداشت کیا جا سکتا ہے۔ اگر احرار چاہتے ہیں۔ کہ ان کے جلسوں میں گڑبڑ نہ ہو۔ تو انہیں بھی آداب شرافت و انسانیت کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ اپنی زبانوں کو سنبھالنا چاہیئے۔ اور دوسروں کے واجب الاحترام بزرگوں کے خلاف بدزبانی کر کے انہیں اشتعال نہیں دلانا چاہیئے لیکن اگر اس سے باز نہیں رہ سکتے۔ تو پھر انہیں یہ بھی توقع نہ رکھنی چاہیئے۔ کہ جن کے دل و جگر کو وہ اپنی زبان کی برچھیوں سے زخمی کریں۔ وہ چپ چاپ بیٹھے رہیں گے۔

حیرت ہے۔ احرار جمہور مسلمانوں سے صرف یہی مطالبہ نہیں کر رہے۔ کہ وہ انہیں اپنے خلاف بدزبانی۔ الزام تراشی۔ اور کذب بیانی کرنے کی کھلی چھٹی دے دیں بلکہ ان الفاظ میں کہ احرار کے کسی مخالف کو احرار کے خلاف تقریر کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ یہ بھی کہہ رہے ہیں۔ کہ انہیں آہ بھی نہیں کرنے دیں گے۔

کیا یہ دیدہ دلیری۔ یہ دھینگا مشتی یہ نادر شاہی برداشت کی جا سکتی ہے اور کیا اس کا صاف اور واضح مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ احرار ملک کے امن و امان کو برباد کر دینے پر تلے ہوئے ہیں۔

ان حالات میں جہاں ہم حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ احرار کے امن شکن طریق عمل۔ اور فتنہ انگیز اعلانات کو بنظر تعمق دیکھے۔ اور ان کا انسداد کرے وہاں مسلمانوں سے بھی یہ گزارش کرتے ہیں۔ کہ نہ تو وہ احرار کی دھمکیوں اور گیدڑ بھبکیوں کو خاطر میں لائیں۔ اور نہ ان کو کوئی ایسا موقعہ دیں کہ وہ فتنہ پردازی کے مرتکب ہو سکیں۔ چونکہ احرار کی غداری۔ اور ملت فروشی کا پردہ روز بروز چاک ہوتا جا رہا ہے۔ ذلت اور رسوائی ان کے گلے کا ہار ہو رہی ہے۔ اور ان کے منصوبے خاک میں ملتے جا رہے ہیں۔ اس سے وہ کھسیانے ہو رہے ہیں۔ اور کسی کے سر چڑھ کر خس کم جہاں پاک کے مصداق بننا چاہتے ہیں۔ مگر ایسے غداروں کا خمیازہ یہی ہے کہ ان کی یہ خواہش بھی نہ پوری ہونے دی جائے۔ اور انتہائی ناکامی اور رسوائی اپنی آنکھوں دیکھنے کے لئے انہیں مجبور کیا جائے اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ان کے تشدد کے مقابلہ میں تشدد نہ اختیار کیا جائے۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو۔ ان کو جھگڑے اور فساد کا موقعہ نہ دیا جائے۔

# مجلس ارشاد کے زیر اہتمام ایک دلچسپ علمی مناظرہ

## کیا ہندوستان خود مختار حکومت کے قابل ہے؟

قادیان ۱۸ مئی ۱۹۳۶ء بعد نماز مغرب مجلس ارشاد کے زیر اہتمام جناب میر محمد اسحاق صاحب فاضل کی صدارت میں "کیا ہندوستان خود مختار حکومت کے قابل ہے" کے موضوع پر انگریزی زبان میں ایک نہائت دلچسپ مناظرہ ہوا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ ذرہ نوازی شرکت فرمائی۔ مثبت اور نفی کی اطراف سے علی الترتیب خان صاحب مولوی مبارک علی صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی سابق مشنری برلن اور خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب سابق امام مسجد لنڈن لیڈر رکھے۔ ان کے علاوہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے۔ مسٹر محمد طفیل صاحب ناز بی۔ اے۔ قاضی عبدالرحیم صاحب شبلی بی۔ کام۔ مسٹر محمد ابراہیم صاحب ناصر بی۔ اے۔ سردار مصباح الدین احمد صاحب اور ماسٹر محمد حسن صاحب تاج نے مثبت پارٹی اور چودہری عبدالمجید صاحب بی۔ اے (آنرز) رکن ادارۂ الفضل۔ مولانا عبدالرحیم صاحب نیر۔ مولوی عبدالوہاب صاحب عمر۔ مسٹر عبدالمجید صاحب (آف کلکتہ) مسٹر نورالدین صاحب الجنی بی۔ اے۔ شیخ بشیر احمد صاحب نے موضوع کی تردید میں تقریریں کیں۔ تقریروں کا معیار ادبی لحاظ سے نہائت بلند تھا۔ اور حاضرین مجلس جو کافی تعداد میں مناظرہ سننے کے لئے جمع تھے۔ تقریروں سے بہت محظوظ ہوئے۔ جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے۔ مسٹر محمد صادق صاحب شبنم سرحدی۔ بی۔ اے۔ مسٹر زوبا جونز آف ماریشس نے ججز کے فرائض ادا کئے۔ اور انہوں نے نفی کرنے والوں کی تائید میں فیصلہ صادر فرمایا۔ ججوں کے فیصلہ کے اعلان کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے زرین ارشادات سے حاضرین کو مستفیض فرمایا۔ اور اس امر کی تشریح فرمائی۔ کہ اگر قابلیت کا مفہوم یہ لیا جائے۔ کہ آیا ہندوستانی اس لحاظ سے حکومت کرنے کے قابل ہیں یا نہیں۔ کہ وہ اپنے ملک کی حکومت اور اس کے نظم و نسق کو کامیابی کے ساتھ چلا سکتے ہیں یا نہیں۔ تو میرے نزدیک۔ وہ یقیناً حکومت کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر قابلیت کے یہ معنی ہوں۔ کہ ہندوستانیوں میں رواداری اور انصاف پروری پیدا ہو چکی ہے۔ اور انہیں ایک دوسرے کے حقوق کا پاس ہے۔ تو اس اعتبار سے یقیناً ہندوستان خود مختار حکومت کے قابل نہیں۔ اجلاس ساڑھے دس بجے شب ختم ہوا۔

## لاہور کے فرقہ وارانہ حملوں کی مذمت

### صدر آل انڈیا نیشنل لیگ کی اپیل راہنمایان اقوام سے

لاہور ۲۰ مئی۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور نے حسب ذیل بیان پریس کو برائے اشاعت دیا ہے۔

تمام سلیم الخیال لوگ اس قاتلانہ حملہ کی جو حال ہی میں رقبہ مسجد شہید گنج میں کیا گیا ہے مذمت کریں گے۔ اور ایسی صورت حالات کے از سر نو پیدا ہو جانے پر افسوس کرینگے۔ تمام اقوام کے رہنماؤں کا فرض ہے۔ کہ مشتعل جذبات کو فرو کرنے کے لئے اپنے تمام اثر کو کام میں لائیں۔ اور لوگوں کو پُر امن رہنے کی تلقین کریں۔

اب جبکہ انتخابات شروع ہونے والے ہیں۔ اس امر کی خاص طور پر ضرورت ہے۔ کہ فضاء کو بالکل پُرسکون بنایا جائے۔ تمام بہی خواہان ملک اور محب الوطن شہریوں سے اپیل کی جاتی ہے۔ کہ وہ باہمی اتحاد اور صلح کے لئے کوشش کریں۔ اور عوام سے بھی توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ ہر ایسی بات یا فعل سے احتراز کرینگے۔ جس سے جذبات مشتعل ہونیکا اندیشہ ہو

# مسلمانوں کے خلاف مجلس احرار کا اعلان جہاد

اور

## اخبار "زمیندار"

شریعت احرار کے امیر مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے ارادہ کر لیا ہے۔ کہ ہر اس شخص کا نام دنیا سے مٹا دیا جائے گا۔ جو مسجد شہید گنج کے مسئلہ میں ان کی رائے سے اختلاف رکھتا ہو۔ باغبانپورہ کے جلسہ میں جس کی روئداد قارئین کرام کے ملاحظہ سے گزر چکی ہے۔ احرار کے زاویہ نگاہ سے اختلاف رکھنے والوں پر جہاں آپ نے رنگا رنگ گالیوں اور بوقلموں طاچیوں کا جھاڑ باندھ دیا۔ وہاں جبروتی لہجہ میں یہ ارشاد بھی فرمایا۔ کہ واقعہ مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں جو جو مسلمان گولیاں کھا کر ٹھنڈے ہوئے ان سب کا خون صرف ظفر علی خاں کی گردن پر ہے۔ اور مسلمانوں (یعنی احرار) کو چاہیئے اس خون ناحق کا قصاص ظفر علی خاں سے لیں۔ جس کا مفہوم عام اردو بولی میں یہ تھا۔ کہ اسے یا تو گولی سے ماردیں۔ یا تلوار سے اس کا سر اڑا دیں۔

حضرت امیر شریعت کی یہ غازیانہ تلقین اگر یہیں تک رہتی۔ تو مضائقہ نہ تھا۔ لیکن آپ کی مجاہدانہ ترنگ وہ دو کو اس سے بھی وسیع تر میدان کی ضرورت تھی۔ اپنی مجلس مرکزیہ کے ارباب حل و عقد کے فیصلہ پر عمل کرتے ہوئے آپ نے ۲۰ مئی کے جلسہ میں جس کا ذکر کسی دوسری جگہ ہو چکا ہے۔ حسب ذیل ہنگامہ خیز اعلان فرمایا:۔

احرار کا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے۔ اب یا تو احرار زندہ رہیں گے یا احرار کے مخالف۔ مجلس احرار کے پودے کو پھلنے پھولنے کے لئے قربانی کی ضرورت ہے۔ اور میں اپنے خون کی قربانی دوں گا۔ اب کسی کو احرار کے جلسہ میں گڑبڑ ڈالنے نہیں دی جائے گی۔ اور نہ ہی احرار کے کسی مخالف کو احرار کے خلاف تقریر کرنے دی جائے گی۔ (پرتاب ۲۲ مئی)

نہائت ادب کے ساتھ گزارش ہے۔ کہ آپ تو پنجاب کی صدارت عظمیٰ کے تخت پر بیٹھ جانے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ اور اس وسیع و عریض خطہ کی حکومت پر متمکن ہونا آپ کے پیش نظر ہے کیا اس حکومت میں آزادئ تقریر۔ آزادئ تحریر۔ آزادئ اجتماع کا حق آپ کی رعایا کو حاصل نہ ہوگا۔ کیا ہر وہ بدبخت جو آپ سے کسی امر میں اختلاف کرے۔ اور آپ کے خلاف آواز بلند کرے۔ اس بات کا مستوجب ہوگا۔ کہ اس کی زبان گدی سے کھینچ لی جائے۔ اور آپ کا ڈنڈا اس غریب کی کھوپری پھوڑ ڈالے۔ اس کے علاوہ یہ بھی تو سوچئے کہ آپ اپنے مخالفین سے کہاں تک لڑیں گے۔ ایک طرف آپ کی مٹھی بھر جماعت ہے۔ دوسری طرف کروڑوں مسلمان ہیں۔ جن کی زبان پر شہید گنج کا نعرہ ہے جس کی فلک پیمائی لحظہ بہ لحظہ بڑھ رہی ہے۔ آپ کے تین فدائیوں نے آپ کے اشارۂ چشم و ابرو کا ادب کرتے ہوئے غلام جیلانی نیلی پوش کو مارتے مارتے ادھ موا کر دیا۔ اور اس مظلوم کی پسلیاں توڑ ڈالیں۔ لیکن ان فدائیوں کے بازوؤں میں اتنی سکت کہاں کہ لاکھوں کروڑوں غلام جیلانیوں کو جن سے آپ کو سابقہ پڑنے والا ہے۔ اسی طرح زدوکوب کرتے چلے جائیں۔ اور شل نہ ہوں:۔

بہر حال مسلمانوں کا سر حاضر ہے۔ ان کے قتل عام کا حکم دے دیجئے ؎

مشقِ ناز کر خونِ دو عالم میری گردن پر

زمیندار ۲۳ مئی ۱۹۳۶ء

## درس القرآن کے خریداروں کو اطلاع

۱۔ جو احباب ضمیمہ درس القرآن کے خریدار ہیں۔ انہیں یہ بات نوٹ کر لینی چاہیئے۔ کہ درس کی ہفتہ وار اشاعت کیلئے کوئی خاص دن مقرر نہیں۔ بلکہ کبھی دن کے پرچہ کے ساتھ روانہ کر دیا جاتا ہے۔ اور اس پرچہ میں اطلاع دیدی جاتی ہے۔ پس جب پرچہ میں درس کے شائع ہونے کی اطلاع چھپے۔ اس میں اگر درس کے اوراق نہ ملیں۔ تب اطلاع دیجائے۔ ورنہ انتظار کیا جائے۔ (۲) اس پرچہ میں درس کے ۲۵ تا ۲۸ صفحات کا ضمیمہ شائع کیا جا رہا ہے۔ (مینیجر)

691

# ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ



## شاتم رسولؐ کے متعلق چند سوالات کے جوابات

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی ایک صاحب کے چند سوالات کے جو جواب لکھا ہے۔ وہ فائدہ عام کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

**سوال اول**۔ کیا شریعت حکم دیتی ہے کہ کوئی فرد مسلم (مزعومہ) شاتم رسولؐ کو (بے تحقیق) ہی فانونی سے قتل کر دے خواہ قاتل مسلم محض ناخواندہ۔ اور اصول دین سے ناواقف ہو؟

**جواب**۔ شریعت ہرگز اجازت نہیں دیتی:۔

**سوال دوم**۔ یا یہ کہ موجودہ حکومت کی عدالت سے رجوع کرے۔ اور اگر جرم ثابت ہو۔ تو عدالت کی مجوزہ سزا کافی سمجھے۔

**سوال سوم**۔ غیر مسلم (ہندو انگریز وغیرہ) شاتم رسولؐ کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔

**جواب**۔ عدالت کی سزا کو بھی کافی نہیں سمجھنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ اور بہت سے ذرائع ہیں جن سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔ مثلاً یہ کہ تبلیغ کرے۔ کیونکہ اگر کوئی قوم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالی دیتی ہے۔ تو اسی لئے کہ ڈرتی ہے کہ اسلام اس پر حملہ نہ کرے۔ ہمارے آدمی نہ لے جائے۔ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ پُر زور تبلیغ کریں۔ اور جس کے آدمیوں کو اسلام میں داخل کر کے اسے کاری زخم پہنچائیں۔

**سوال چہارم**۔ اگر تبلیغ سلم کرے۔ تو اس کے ساتھ (یہاں ہندوستان میں) کیا سلوک کیا جائے۔

**جواب**۔ ایسا شخص مذہب سے خارج کیا جا سکتا ہے:۔

**سوال پنجم**۔ شاتم رسولؐ کی حدود کیا ہیں یعنی کیا اسلامی کتب کے بیانات و مستند روایات کی بناء پر ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کچھ لکھنا۔ یا تقریر کرنا بھی توہین رسولؐ ہے:۔

**جواب**۔ یہ باتیں طرز تحریر اور اس شخص کے عقیدہ سے حل کی جا سکتی ہیں۔ لکھنے والے کی عبارت کو دیکھا جائے گا۔ کہ وہ ہتک کرتا ہے۔ یا تحقیق کرتا ہے۔ آج کل مسلمانوں میں یہ عیب ہے۔ کہ بعض دفعہ وہ ایک اچھی بات کو بُرا قرار دے لیتے ہیں۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان ان کے سامنے رکھی جاتی ہے۔ تو وہ اس کا نام توہین رسولؐ رکھ دیتے ہیں۔ حالانکہ ان کا منشا تو یہ ہوتا ہے۔ کہ یہ بات اچھی ہے کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر عمل فرمایا ہے۔ اگر مستند تاریخوں سے کوئی چیز ثابت ہو۔ تو وہ توہین رسولؐ نہیں۔ بلکہ اعزاز رسولؐ ہے۔ کیونکہ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ شخص لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کا قائل ہے:۔

**سوال ششم**۔ اسلامی حکومت کے زمانہ میں شاتم رسولؐ کے ساتھ کیا سلوک ہوا۔ اور آج اسلامی حکمران کیا کر رہے ہیں؟

**جواب**۔ مجھے تو صرف ابتدائی دَور کے حالات معلوم ہیں اور کوئی واقعہ اس وقت میرے ذہن میں نہیں۔ حدیث میں ہے کہ عیسائی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد میں آ کر گالیاں دیتے تھے تاکہ لوگ جوش میں آ کر ان پر حملہ کر دیں۔ اس وقت مسلمانوں کا یہ طریق ہوتا تھا۔ کہ خاموش رہنا چاہیئے اور دشمن کے فریب میں نہیں آنا چاہیئے۔ میرے نزدیک شاتم رسولؐ کو فتنہ پیدا کرنے والا قرار دے کر کوئی سزا دی جائے۔ جو حکومت مقرر کرتی ہے۔ بلکہ میرے نزدیک اگر اسلامی حکومت قرآنی تعلیم پر عمل کرے۔ تو وہ غیر مذاہب کے مرشدوں کے متعلق بھی سب و شتم کو فتنہ قرار دے کر اس کے مطابق سزا دے گی۔

**سوال ہفتم**۔ اگر ایک ہندوستانی مسلم (بزعم خود بے تحقیق) یہ خیال کرے۔ کہ فلاں ہندو نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی ہے۔ اسے قتل کر دے۔ تو کیا یہ فعل از روئے شریعت اسلامیہ جائز و مستحسن ہے؟

**جواب**۔ ہمارے نزدیک درست نہیں۔ یہ فعل اسلامی تعلیم کے مطابق ناجائز ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا۔ اور اس نے کہا۔ یا رسول اللہ اگر میں ایک شخص کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں کہ میری بیوی سے زنا کر رہا ہے۔ اور میں اسے قتل کر دوں۔ تو یہ جائز ہو گا۔ آپ نے فرمایا ایسا کرنے والا خود قاتل سمجھا جائے گا۔ حالانکہ اس وقت اسلامی تعلیم کے مطابق زنا کی سزا رجم تھی:۔

**سوال ہشتم**۔ کیا ایسا قاتل حقیقی شہید اور غازی ہے۔ کیا مسلم راہنماؤں۔ لیڈروں اور تمام مسلمانوں کو ایسے قاتل مسلمانوں کے اس فعل کی تعریف کرنی چاہیئے یا اس سے نفرت و بیزاری؟

**جواب**۔ ایسے شخص کو شہید حقیقی یا غازی تو نہیں کہہ سکتے۔ ہاں اس کے ساتھ معاملہ اس کے حالات کے مطابق ہو گا۔ اگر وہ محض رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کی حفاظت کے لئے ایسا فعل کرتا ہے۔ اور کوئی ذاتی غرض اس کو نہیں ہے تو ہم ایسے شخص کو خاطی کہیں گے۔ لیکن اگر ایسا شخص بعد میں تائب ہوتا۔ اور غلطی کا اقرار کرتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ تو اسے مومن تائب کہیں گے اور اگر ایسے شخص نے اشتعال کی وجہ سے قتل کیا ہے۔ اشتعال کو دبانا اس کے لئے ناممکن تھا۔ مثلاً سامنے بیٹھ کر اس کے ساتھ کوئی شخص اس کے محبوب وجود کو گالیاں دیتا ہے۔ تو ہم ایسے شخص کو معذور و مجبور کہیں گے۔ مگر ان تمام صورتوں میں ہم گالی دینے والے کو ظالم کہیں گے:۔

# حضرت امیر المومنین کے خطبات کا اثر سعید الفطرت طبائع پر

ہمیں وقتاً فوقتاً غیر احمدی۔ بلکہ غیر مسلم اصحاب کی طرف سے اس قسم کی تحریریں موصول ہوتی رہتی ہیں۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ کے متعلق نہایت مخلصانہ جذبات اور اثرات کا ذکر ہوتا ہے۔ اور ہمیں معلوم ہے۔ کہ حق پسند اور غیر متعصب اصحاب کا ایک وسیع حلقہ اب ہے۔ جس میں ان خطبات کو نہایت قدر کی نظر سے دیکھا جاتا اور نہایت شوق سے ان کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ ذیل میں ایک ایسی تحریر درج کی جاتی ہے جو ہمیں نہیں۔ بلکہ اپنے احمدی دوست کو ایک ایسے صاحب نے اسی وقت لکھی جبکہ وہ ابھی احمدیت میں داخل نہیں ہوئے:۔

"الفضل" اخبار نے میرے دل میں ایک خاص تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ خاص کر خلیفہ صاحب کے خطبات بہت مؤثر ثابت ہوئے ہیں۔ ان مضامین نے مجھے مسحور کر دیئے۔ ان خطبات کے بغور مطالعہ کے بعد زنگ آلودہ دلوں کی تسخیر یقینی۔ اور لازمی امر ہے۔ اگر آج نہیں تو کل۔ کل نہیں۔ تو پرسوں ضرور وہ نیک دل اور روشن دماغ کی زمیں گم گشتہ راہ لوگوں کے لئے ہدایت کا باعث ہونگی:۔

اگر آپ کے پاس بیعت فارم موجود ہوں۔ تو ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ ورنہ مرکز سے منگوانے کی تکلیف گوارا کریں"

وہ اصحاب جو "الفضل" کے مستقل خریدار نہیں ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ کم از کم "الفضل" کا خطبہ نمبر اپنے نام جاری کرائیں نیز صاحب استطاعت اصحاب اپنے حق پسند غیر احمدی احباب کے نام جاری کرا کر ثواب حاصل کریں۔ قیمت سالانہ صرف چار روپے ہے:۔

# بمبئی میں مذہبی پارلیمنٹ کا انعقاد



## مختلف مذاہب کے نمائندگان کی ایک پلیٹ فارم سے دلچسپ تقریریں

## ایک احمدی مبلغ کا لیکچر اسلام کے متعلق

ترجمہ از ٹائمز آف انڈیا

مختلف مذاہب کے پیرؤوں میں محبت اور آشتی پیدا کرنے کی جو سکیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمائی۔ اور جس کو فروغ دینے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی بنیاد رکھی۔ جن میں ہر مذہب وملت کے لوگوں کو مدعو کیا جاتا ہے الحمد للہ روز بروز مقبولیت حاصل کرتی جا رہی ہے۔ اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی ایسے اجتماع کی ضرورت کے قائل ہو رہے ہیں۔ جس میں مختلف مذاہب کے لوگ جمع ہو کر اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں۔ اسی قسم کا ایک شاندار اجتماع حال میں بمبئی میں ہوا۔ جس کی مختصر روئداد ذیل میں پیش کی جاتی ہے

۷۔ ۸۔ ۹ مئی۔ شری رام کرشنا کے جشن صد سالہ کے سلسلہ میں کاؤس جی جہانگیر ہال بمبئی میں ایک شاندار پارلیمنٹ آف ریلیجنز منعقد ہوئی۔ جس میں تمام بڑے بڑے مذاہب کے نمائندے اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے کے لئے مدعو تھے پہلے دو روز اجلاس سر رادھا کرشن کی صدارت میں منعقد ہوئے۔ آخری دن چونکہ وہ یورپ روانہ ہو رہے تھے۔ اس لئے صدارت کے فرائض مسٹر ایم۔ آر۔ جیکار نے ادا کئے۔ سٹیج پر دنیا کے بڑے بڑے معلمین مثلاً حضرت زرتشت۔ شری رام کرشنا۔ حضرت کرشن۔ حضرت مسیح اور حضرت بدھ کی تصاویر اور ہلال کا اسلامی نشان رکھا ہوا تھا۔ حاضرین میں سر ہائی نس مہاراجہ آف لمبڈی۔ سر لالو بھائی سملداس۔ سر چونی لال وی۔ مہتہ۔ سر ہورمزدیار۔ دستور۔ مسٹر کے نٹراجن۔ سوامی وشوانند اور میڈم سوفیا واڈیا خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

۷ مئی کو کارروائی سنسکرت کی ایک مذہبی گیت سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد رام کرشنا مشن کے مبلغ سوامی وشوانند نے دعا کی۔ مسٹر ایف۔ جی۔ گنوالہ نے مسٹر گاندھی اور ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کے پیغام پڑھ کر سنائے۔ مسٹر گاندھی کا پیغام یہ تھا۔ "میں پارلیمنٹ کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ میرے نزدیک تمام مذاہب مساوی حیثیت رکھتے ہیں"

### مسٹر ایم۔ آر جیکار کی تقریر

مسٹر ایم۔ آر۔ جیکار صدر استقبالیہ کمیٹی نے تقریر کے دوران میں حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے منتظمین پارلیمنٹ کی دعوت کو قبول کیا۔ شری رام کرشنا کی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اس تعلیم میں وہ کونسی چیز تھی۔ جو دنیا میں اس قدر مقبول ہوئی آج دنیا جنگ سے بیزار ہے۔ لیکن صرف تین دن پہلے افریقہ میں انسانی تہذیب اور انسانی آزادی کی شدید توہین کی گئی ہے۔ رام کرشنا کی تعلیم ایسے حالات میں راحت اور اطمینان کا پیغام ہے۔

### سر رادھا کرشن کی تقریر

اس کے بعد سر رادھا کرشن نے تقریر کی جس میں انسان کے مذہبی اعتقادات کے بعض ضروری پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور کہا کہ رام کرشنا کے جشن صد سالہ کی تقریب کے سلسلہ میں مذہبی پارلیمنٹ کا انعقاد ایک بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ مختلف مذاہب کے لوگوں اور قوموں کے درمیان منافرت پھیلتی دیکھی جا رہی ہے اور جس کی وجہ مذہبی ہونے کی بجائے زیادہ تر سیاسی اور اقتصادی ہے۔ اس قسم کا اجتماع باہمی محبت ومودت کے قیام اور ترقی کے لئے اہم مفید ہے۔ میرے نزدیک رام کرشنا کے جشن صد سالہ کو منانے کے لئے اس سے زیادہ عمدہ اور کوئی طریق نہیں ہو سکتا۔ کہ اس قسم کی پارلیمنٹ آف ریلیجنز منعقد کی جائے۔

حقیقت وصداقت کے متعلق لوگوں کے رویہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ دنیا میں بہت لوگ ایسے ہیں۔ جو اپنی جاہلیت پر نازاں ہیں اور بہت ایسے ہیں۔ جنہیں اپنے علم پر گھمنڈ ہے لیکن یہ دونوں قسم کے لوگ حقیقت تک پہونچنے سے قاصر ہیں۔ کیونکہ حقیقت، جاہلیت اور علوم کے دائرہ سے آگے ہے۔ اہل علم لوگوں کی تمام ذہنی کاوشوں اور منطقیانہ دلائل کے بعد انہیں ایک نہ ایک وقت۔ اس سوال سے ضرور دو چار ہونا پڑتا ہے۔ کہ "کیا ان سے آگے اور کوئی چیز نہیں۔ کیا ان خارجی مناظر کے پیچھے کوئی طاقت۔ یا مقصد مضمر نہیں۔ جب اس قسم کے سوالات سامنے آتے ہیں۔ تو ان کے فلسفیانہ جواب لوگوں کی تسلی نہیں کر سکتے ہیں۔ راز حیات ایک معمہ ہے جس میں انسان ہمیشہ سے الجھا چلا آ رہا ہے۔ وہ لوگ جنہیں اپنے علم پر ناز ہے۔ ان کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ خدا کے متعلق سب کچھ جانتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ کچھ بھی نہیں جانتے۔ اگرچہ منطق اور فلسفہ کے نتائج شاندار ہیں۔ لیکن ان کی ناکامیاں اس سے بھی زیادہ ہیں۔ قدیم زمانہ کے غیر مہذب لوگ عالم روحانی کے اسرار کے خیال سے ہی راحت اور اطمینان قلب محسوس کرتے تھے۔ لیکن سائنس نے اس کا بھی خاتمہ کر دیا ہے۔ اور لوگوں کی زندگی بالکل پھیکی اور بے رونق ہو گئی ہے وہ دنیا جس کا کامل طور پر علم ہو جائے دنیا ہی نہیں۔ وہ مسئلہ جو پوری طرح حل ہو جائے۔ وہ مسئلہ ہی نہیں۔ اسی طرح وہ خدا جو کامل طور پر سمجھ میں آ جائے وہ خدا ہی نہیں۔ اہل مشرق اور اہل مغرب کے نظریوں میں بنیادی اختلاف یہی ہے کہ مشرق اسرار عالم روحانی کا قائل ہے اور وہ یہ بھی تسلیم کرتا ہے۔ کہ انسان ان اسرار کی تہ تک پہونچنے سے قاصر ہے لیکن مغرب ان باتوں کو تسلیم نہیں کرتا اس کا خیال ہے۔ کہ نہاں در نہاں حقیقتوں کو معلوم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جب بعض حقیقتیں منکشف نہیں ہوتیں۔ تو پھر وہ پریشان اور سرگردان ہو جاتا ہے۔

حقیقت تک پہونچنے کے لئے جاہلیت کے نشہ اور نخوت علم سے دست بردار ہونا ضروری ہے۔ اور صحیح طریق شری رام کرشنا کی روحانی روایات میں ملتا ہے۔ انسان الہام اور عرفان کے ذریعہ حقیقت کو معلوم کر سکتا ہے۔ عقل اور ادراک کے ذریعہ سے نہیں۔ علم کے ذریعہ عقل کو تیز کر کے روحانیت کی حقیقت تک پہونچنا ناممکن ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ ایک مفکر نے انسانی تہذیب کی اس توہین کا ذکر کیا ہے۔ جس کا ارتکاب افریقہ میں کیا گیا ہے۔ ایک سوال کئی دفعہ میرے ذہن میں پیدا ہوا ہے۔ اور وہ یہ کہ کیا وجہ ہے کہ اس قدر ذہنی ارتقاء اور سائنس کی ترقی کے باوجود انسان کے لئے یہ ممکن نہیں۔ کہ وہ اپنی بڑی بڑی امنگوں اور بلند پایہ مطمح نظر کو بدلی بحقیقت کر سکے۔ اس سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ انسان کے اندر اب بھی حماقت اور خود غرضی کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔ اور جب تک یہ اس میں موجود ہیں۔ جنگ وجدال ناگزیر ہے۔

شری رام کرشنا کی تعلیم ہمیں ہر ایک سے محبت کرنا سکھاتی ہے۔ خدا تعالےٰ کا عمل ان کا مذہب ہے۔ ان کے نزدیک خدا صرف ایک ہے۔ اور اس بات میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کہ کونسا نام لے کر اس کی عبادت کی جاتی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے رواداری اور دوسرے مذاہب کی عزت وتکریم کے اصل پر اپنے عقیدہ کی بنیاد رکھی۔

### دستور نوشیرواں کی تقریر

اس کے بعد دستور نوشیرواں کیقباد نے زرتشتی مذہب کی تعلیم پر لیکچر دیا۔ اور کہا

زرتشت سب سے پہلا انسان تھا۔ جس نے ایران میں سب سے پہلے توحید کی تعلیم دی۔ اور اہورہ مزدہ کی شکل میں خدا تعالےٰ کے تصور کو پیش کیا۔ اس کے نزدیک رہبانیت کا نام نیکی نہیں تھا۔ بلکہ کام کرنے کا نام نیکی تھا۔ اور مخلوق کی خدمت خدا تعالےٰ کی خدمت آتش پرستی کی رسم کے متعلق مقرر موصوف نے کہا۔ آگ صرف روحانی تقدس کا نشان ہے۔

سرراد ھاکرشن کی مختصر تقریر کے بعد جس میں انہوں نے دستور کیقباد کا شکریہ ادا کیا۔ اور ہندو مذہب کی اقتصادی نقطۂ نگاہ سے تشریح کی۔ اس دن کی کارروائی ختم ہوئی۔

## مختلف تقریریں

۸ر مئی دو گھنٹہ کے عرصہ میں مختلف مقررین نے اپنے اپنے مذاہب کی خصوصیات بیان کیں۔ مقررین کو صرف دس دس منٹ دیئے گئے۔ ڈاکٹر گلفورڈ کے بعد جنہوں نے عیسائیت کے متعلق اظہار خیالات کیا۔ ڈاکٹر ایم۔ اے۔ رحمٰن نے اسلام کے اصول رواداری اخوت اور خدمت بنی نوع انسان کو پیش کیا۔ ان کے بعد مسٹر اڈولف مائرز نے یہودیت کے متعلق تقریر کی۔

ہز ہائی نس ٹھاکر آف لمبڈی نے تقریر کے دوران میں کہا۔ پارلیمنٹ آف ریلیجنز کو چاہیئے۔ کہ تمام ہندوستان کے لئے ایک مشترک مذہب معلوم کرے۔ مسٹر موتی چند کپادیہ نے جین مت اور مسٹر خبریں فوجدار نے بہائی ازم کے متعلق تقریر کی۔

سرراد ھاکرشن نے کارروائی کے اختتام پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر دنیا میں کوئی مذہب نہ ہو۔ تو زندگی نہایت خوشگوار ہو جائے۔ لیکن ان کا یہ خیال ناممکنات میں سے ہے۔ انہیں انبیاء کے لائے ہوئے سچے مذہب اور محض رسم اور رواج میں تمیز کرنی چاہیئے۔ زندگی کی سب سے بڑی خواہش روحانی زندگی کا حصول ہے اور جب تک یہ آرزو قائم ہے۔ اس وقت تک مذاہب کا ہونا ضروری ہے۔

۹ر مئی کو اجلاس کنووکیشن ہال میں جسٹس ایم۔ آر۔ جیکر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

## احمدی مبلغ کی تقریر

اس اجلاس میں بودھ مت۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام مسیحیت اور تھیوسافی پر تقریریں ہوئیں۔ مولوی محمد یار صاحب عارف نے احمدیت کے نقطۂ نگاہ سے مذہب اسلام پر لیکچر دیا انہوں نے بیان کیا۔ کہ یہ بات غلط ہے۔ کہ اسلام عورت میں روح تسلیم نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے برعکس بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ مذہب اسلام ہر بنی نوع انسان کے لئے ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عرب میں عورت کے حقوق اور اس کی پوزیشن یا حیثیت کے قیام کے لئے بہت بڑا کام کیا۔ نیز آپ نے اس امر کا بھی اعلان فرمایا۔ کہ اسلام میں کوئی جبر نہیں۔

میڈم سوفیا واڈیا نے تھیوسافی کے محاسن بیان کئے۔

مسٹر جیکار نے اس تقریب کو ختم کرتے ہوئے کہا۔ گذشتہ تین ایام کے دوران میں مختلف مذاہب کے متعلق تقریروں سے جو بہت بڑا نتیجہ اخذ ہوا ہے۔ وہ یہ ہے کہ تمام مذاہب رواداری کے اصل کو تسلیم کرتے اور اس کی اشاعت کے مدعی ہیں۔ اور یہی وہ چیز ہے۔ جس کی بمبئی کو اس وقت بہت ضرورت ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ حاضرین ہمیشہ اس اصل کو اپنے پیش نظر رکھیں گے۔

انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ مختلف مذاہب کے متعلق جو بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ وہ اس تقریب سے دور ہو گئی ہیں۔ اور مختلف تقریروں سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ گئی ہے۔ کہ تمام مذاہب کی بنیاد ایک ہے۔ اور بعد میں پیدا ہونے والی گڑبڑ یں لوگوں کی باہمی عداوت کا نتیجہ ہیں۔

مذہبی رواداری اور باہمی عزت و تکریم پر زور دیتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ یہ اصل ہندو مت اور اسلام کے سب سے بڑے اصول میں سے ہے۔ جس طرح پانی آسمان سے برستا ہے اور آخر کار سمندر میں جا گرتا ہے۔ اسی طرح ہر وہ عبادت جو خدا تعالےٰ کے لئے کی جاتی ہے۔ خواہ وہ کسی طرح کی جاتی ہو۔ اس تک پہونچ جائے گی۔ ہندو مذہب یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ کسی کے مذہب پر حملہ مت کرو۔ کیونکہ وہ مذہب اس کے نزدیک اتنا ہی محبوب ہے۔ جتنا تمہارا مذہب تمہارے نزدیک۔" اور مجھے خوشی ہے ؏

؏ کہ اسلام بھی جس کے متعلق بہت غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں۔ اور جسے غلط انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہی تعلیم دیتا ہے۔

آخر میں انہوں نے اس امید کا اظہار کیا۔ کہ باہمی صلح و آشتی اور رواداری کی جو روح پارلیمنٹ آف ریلیجنز کے ذریعہ پیدا ہوئی ہے۔ اسے قائم رکھا جائیگا اور اسے مستقل اور مفید بنایا جائیگا۔

# مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے ایک سوال

## اگر یہ دوسرا "مباہلہ" تھا تو پہلا "مباہلہ" کب ہوا؟

مولوی ثناء اللہ صاحب کی عادت ہے۔ کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائے مباہلہ مشتہرہ ۱۵ر اپریل ۱۹۰۷ء کو یکطرفہ دعا کے طور پر شائع کر کے لوگوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب ۱۷ر مئی ۱۹۳۶ء کو جماعت احمدیہ امرتسر کے سالانہ جلسہ پر بھی مولوی صاحب نے اپنا ایک اشتہار مطبوعہ ۲۳ر نومبر ۱۹۳۵ء تقسیم کر دیا۔ جس کے ایک طرف تو حضرت اقدس کی دعائے مباہلہ اور دوسری طرف حسب عادت "پہلے مجھ دیکھئے" کے عنوان سے مغالطہ دہی کی کوشش کی ہے۔ اس "پہلے مجھ دیکھئے" میں مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دعوت مباہلہ پر اصرار کا سبب جو نہ کرنا اور حکومت کا ۲۳ر نومبر ۱۹۳۵ء کو قادیان میں اجتماع کو ممنوع قرار دینا خدائی غیرت" کا نتیجہ تھا۔ کیونکہ بقول مولوی صاحب خدا کی غیرت نے اپنے سابقہ فیصلے کو ہتک سے بچانے کے لئے کسی دوسرے مباہلہ کو درمیان آنے سے روک دیا۔"

اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر ۲۳ر نومبر ۱۹۳۵ء کا مجوزہ مباہلہ دوسرا مباہلہ تھا۔ تو بتایا جائے کہ پہلا مباہلہ کب ہوا۔ یقیناً مولوی صاحب نے اس فقرہ میں دانستہ یا نادانستہ اعتراف کر لیا ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا ۱۵ر اپریل ۱۹۰۷ء مباہلہ کی دعا تھی۔ اور وہ واقعہ پہلا مباہلہ ہے۔ پس یہ درست ہے اور یقیناً درست ہے۔ کہ ۱۵ر اپریل ۱۹۰۷ء کی دعا دعائے مباہلہ تھی۔ اور اس دعائے مباہلہ کی منظوری اللہ تعالےٰ نے دی تھی۔ یعنی "اگر مولوی ثناء اللہ صاحب اس پر مستعد ہونے کہ کاذب صادق سے پہلے مرے تو وہ یقیناً پہلے مریگا۔" اور یہی مفہوم رسالہ تشحیذ الاذہان کے لفظ "وعید کی پیشگوئی" کا ہے۔ اندریں صورت قابل حل سوال یہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس دعائے مباہلہ کے بالمقابل کیا جواب دیا۔ کیا وہ اس امر پر مستعد ہوئے۔ کہ کاذب صادق سے پہلے مر جائے؟ کیا انہوں نے مباہلہ کے طریق فیصلہ کو منظور کیا؟

افسوس ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائے مباہلہ کو شائع کرتے ہیں۔ وہاں اپنے جواب اور اپنی منظوری یا عدم منظوری کا ذکر بالکل نہیں کرتے۔ جو دیانت اور تقویٰ کے سراسر خلاف ہے۔ مولوی صاحب نے حضرت اقدس کے اشتہار ۱۵ر اپریل کے جواب میں لکھا "یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے۔"

(اہلحدیث ۲۶ر اپریل ۱۹۰۷ء)

"گویا آپ نے "کمال دانائی" سے اس طریق فیصلہ اس دعائے مباہلہ کو نامنظور کر دیا۔ اور قرآن مجید کے فرمان (لن یتمنوہ ابداً) کی تصدیق کر دی۔ بلکہ آپ نے تو یہاں تک شائع کیا۔ کہ قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے ..... خدا تعالیٰ جھوٹے۔ دغا باز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لیں۔" (حاشیہ صفحہ ۴ اہلحدیث ۲۶ر اپریل ۱۹۰۷ء)

پس مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی ان کے مسلم قانون کے مطابق ان کو صادق نہیں بلکہ کاذب ثابت کرتی ہے۔ کیونکہ انہوں نے مباہلہ سے انکار کر دیا تھا۔ کیا مولوی ثناء اللہ صاحب اس سوال کا جواب دینگے۔ کہ اگر ۲۳ر نومبر کا مجوزہ مباہلہ دوسرا مباہلہ تھا۔ تو پہلا مباہلہ کب ہوا؟ اور کیا انہوں نے حضرت اقدس علیہ السلام کی تحریر ۱۵ر اپریل ۱۹۰۷ء کو نامنظور کر کے [illegible] (خاکسار [illegible] قادیان)

# احرار ایسے بے اصول لوگوں سے مسٹر جناح کو احتراز کرنا چاہیئے

## ایک "قادیانی" احرار کے سارے گروہ سے بہتر ہے



### ایک اہل الرائے مسلمان کی اظہار خیالات

اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ (۱۵ مئی) میں نئی دہلی سے ایک اہل الرائے مسلم کا "مسٹر جناح اور احرار" کے عنوان کے ماتحت ایک مراسلہ شائع ہوا ہے۔ جس میں مسٹر جناح اور احرار کے درمیان مجوزہ اتحاد پر تبصرہ کرتے ہوئے مشورہ دیا گیا ہے کہ مسٹر جناح احرار کو جن کی زندگی کا انحصار شور و شر اور غوغا آرائی پر ہے اپنے ساتھ شامل کر کے خود اپنی نیک نامی اور وقار کو نقصان کرنے کا موجب نہ بنیں۔ چنانچہ لکھا ہے

دہلی کے ایک اجلاس کے دوران میں مسٹر جناح نے احرار کو مشورہ دیا تھا۔ کہ وہ لیگ کے ساتھ شامل ہو جائیں اور اسے اپنے ہم خیال اور ہم نوا بنالیں۔ کاش وہ یہی مشورہ پنجاب میں لیگ اور اتحاد پارٹی کے لئے دیں۔ کیونکہ یہ بات اور بھی زیادہ قابل تحسین ہے:

پریس کی ان اطلاعات سے کہ مسٹر جناح پنجاب میں ایک نئی مسلم پارٹی کے قیام کی تجویز کر رہے ہیں مجھے سخت تعجب ہوا۔ ان کی معاملہ فہمی اور تدبر کے پیش نظر میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ ہرگز یہ بات ان کے ذہن میں نہیں آ سکتی۔ لیکن اگر یہ خبر صحیح ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ صحیح ہے کیونکہ نہایت موثق اور مستند ذرائع سے معلوم ہوئی ہے تو مجھے یقین ہے۔ کہ ان کا یہ اقدام سیاسیات پنجاب کے متعلق ان کی نادا قفیت کی وجہ سے ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ مسٹر جناح احرار پر اپنی کامیابی کا انحصار کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اس وقت پنجاب میں احرار کی کوئی وقعت نہیں۔ اور اگر مسٹر جناح کوئی تعمیری کام کرنے کے خواہاں ہیں۔ تو احرار ان کے لئے قطعاً ممد اور رفیق ثابت نہیں ہونگے۔ کیونکہ وہ سوائے سیاسی شور و شر اور غوغا آرائی کے اور کچھ نہیں جانتے کشمیر ایجی ٹیشن اور معاملہ مسجد شہید گنج میں ان کی خاموشی ان کی مکاریوں کے دو نمونے ہیں۔ ان کی ایک اور فریب کاری وہ ہے جو مذہب کی آڑ لے کر کی جا رہی ہے۔ چنانچہ عامۃ المسلمین کی سادہ لوحی اور مذہبی تعصبیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے کچھ عرصہ سے قادیانیوں کے خلاف ایک مہم شروع کر رکھی اور کچھ مقبولیت بھی حاصل کر لی تھی۔ لیکن معاملہ مسجد شہید گنج ان کے لئے وبال جان ثابت ہوا۔ اس نے ان کے تمام وقار کو جو لوگوں میں انہیں حاصل تھا۔ خاک میں ملا دیا۔ اور اب وہ سوائے اپنے خائف ہونے کے کسی کے بھی نمائندہ نہیں۔

احرار کو کسی کے ساتھ بغض و عناد رکھنے کے لئے کسی وجہ کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے میاں سر فضل حسین کی اس لئے مخالفت شروع کی۔ کہ وہ قوم و ملک کے ایک دیانتدار کارکن ہیں۔ اور دوسرے دیانتدار کارکنوں کو بلا امتیاز مذہب و ملت اچھا سمجھتے ہیں احرار کے ان کے ساتھ عداوت رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے ان کے ہاتھوں میں کٹ پتلی بننے سے قطعاً انکار کر دیا۔ اور وہ اس لئے کی اگر انکو کونسل میں سر ظفر اللہ خان کے تقرر کی مخالفت نہیں کی۔ احرار اتحاد پارٹی میں اس لئے شامل نہیں ہوتے۔ کہ قادیانی جنہوں نے پنجاب کونسل میں اس پارٹی کی نہایت اعلیٰ خدمات سر انجام دی ہیں۔ اس کے رکن ہیں اور وہ لیگ میں بھی اس وقت تک شامل نہیں ہونگے۔ جب تک کہ قادیانی اس کے ممبر ہیں۔ لیکن سر فضل حسین بخوبی جانتے ہیں۔ کہ ایک قادیانی احرار کے سارے کے سارے گروہ سے بہتر ہے۔ مسٹر جناح کے لئے مناسب یہی ہے۔ کہ وہ سابقہ واقعات سے سبق حاصل کرتے ہوئے احرار کو اپنے سیاسی دائرہ سے دور ہی رکھیں۔ ورنہ انہیں بھی امن میں رہنا نصیب نہیں ہوگا۔

# غلے کے گوداموں کو نقصان دہ کیڑوں سے صاف کرنا

فصل گندم اب پک کر تیار ہو گئی ہے اور چند دنوں کے بعد زمیندار گوداموں میں غلہ جمع کرنا شروع کر دیں گے۔ مگر انہیں کیا خبر ہے۔ کہ ان کے گاڑھے پسینے کی کمائی کو تباہ کرنے کے لئے بہت سے دشمن کیڑے غلہ کے انتظار میں گوداموں میں چھپے بیٹھے ہیں۔ ان نقصان دہ کیڑوں میں کپرا اور سسری گندم کو اور ڈھورا چنے اور دالوں کو ہر سال لاکھوں روپیہ سے زیادہ کا نقصان پہنچاتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ موذی کیڑے کھیتوں میں نہیں۔ بلکہ غلہ بھرنے کی استعمال کی ہوئی بوریوں اور گوداموں کے اندر موجود رہتے ہیں۔ اور ایک نہایت سستی اور سہل ترکیب سے غلہ ان کے حملے سے بچایا جا سکتا ہے۔

جس گودام میں غلہ بھرنا ہو پہلے اسے بالکل خالی کر دیں اور اس کا فرش دیواریں اور چھت اچھی طرح سے جھاڑ کر صاف کر دیں۔ بعد ازاں تمام روشندان اور دیواروں کی درزیں اور سوراخ ماسوا ایک دروازے کے گیلی مٹی سے اسی طرح بند کر دیں کہ کمرے کے اندر کی ہوا باہر اور باہر کی ہوا اندر نہ آ سکے پھر کمرے کے درمیان چند عارضی اور معمولی چولہے بنا کر ان میں سات سیر فی ہزار مکعب فٹ کے حساب سے کوئلہ جلائیں۔ دوسرے لفظوں میں اگر کمرے کی لمبائی چوڑائی اور اونچائی دس دس فٹ ہو تو اس کے لئے سات سیر کوئلہ درکار ہوگا۔ اور جلنے کے بعد تھوڑی گندھک ڈال دیں جب کمرے میں تھرمامیٹر فارن ہیٹ (مقیاس الحرارت) کا درجہ حرارت ایک سو پچاس درجہ تک چڑھ جائے۔ تب باہر سے دروازہ بھی اچھی طرح بند کر کے اس کی درزوں اور سوراخوں میں بھی گیلی مٹی بھر دیں ایسے اڑتالیس (۴۸) گھنٹے بعد کمرہ کھولیں اور تھوڑی دیر اسے خوب صاف کر دیں اب اس کمرے میں جو غلہ ڈالا جائیگا۔ اس پر موذی کیڑوں کا حملہ نہیں ہوگا۔ چونکہ اس سے پہلے بوریوں میں غلہ بھرا جاتا ہے ان کو الٹا کر کے ۴۸ گھنٹے تک گرم کمرے میں جس کا کہ اوپر ذکر آیا ہے رکھنا چاہیئے یا کھولتے ہوئے پانی میں پندرہ منٹ کے لئے رکھنا چاہیئے اور بعد ازاں دھوپ میں اچھی طرح خشک کر لینا چاہیئے۔ گودام میں ڈالنے سے پہلے غلہ خوب سکھا لیں۔ کیونکہ گندم کے خشک دانوں پر کیڑوں کا ...

# زیادہ سفر کرنے والوں کو ایک تجربہ کار کا مشورہ

میں اس وقت تک ڈیڑھ درجن کے قریب سٹار ہوزری کی جرابیں خود پہن چکا ہوں۔ مجھے اس میں اس وقت تک شکایت نہیں ہے۔ البتہ میں نے اپنے تجربہ کی بنا پر عام بازاری جرابوں سے جو اس سے پہلے پہنتا رہا ہوں مضبوط اور دیرپا پایا ہے۔ بوجہ اپنی ڈیوٹی کے جو کم از کم آٹھ گھنٹہ میں سے چھ گھنٹہ چلنا پھرنا پڑتا۔ مجھے تجربہ ہوا ہے کہ ان جرابوں کی مرمت بیس دن سے پہلے کبھی نہیں کرنی پڑی۔ اور ڈیڑھ اور دو ماہ سے پہلے وہ کبھی بے کار ثابت نہیں ہوئیں۔

(فضل الدین اوورسیر زرمک)

# رعایت کی حد ہو گئی!

کارخانہ نور اینڈ سنز کی شہرۂ آفاق ادویہ مثلاً موتی سرمہ۔ اکسیر البدن موتی دانت پوڈر۔ اکسیر معدہ۔ تریاق اعظم۔ رفیق زندگی۔ اکسیر جریان۔ اکسیر بواسیر۔ افیون چھڑاؤ گولیاں۔ مچھر ریڈ اکسیر دمہ وغیرہ کی ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸ مئی کی تاریخوں کے لئے نصف قیمت کر دی گئی ہے۔ لہٰذا آپ اس رعایت سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ نہ صرف خود ہی۔ بلکہ اپنے دوسرے دوستوں کو بھی اس سنہری موقعہ میں شامل کریں۔ کیونکہ اس کے بعد پھر یہ غیر معمولی رعایت کا موقعہ کہیں سات ماہ کے بعد میسر آسکے گا۔ ان ادویہ کا مفصل اشتہار آپ ۲۰ و ۲۲ مئی کے الفضل کے پرچوں میں ملاحظہ فرمائیے!

آپ کے خطوط ۲۵ تا ۲۸ مئی کو ضرور ڈاکخانہ میں پوسٹ ہو جانے چاہئیں

ملنے کا پتہ:- **مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان۔ ضلع گورداسپور**

# ہر ایک انجمن کو چھاپہ خانہ مل سکتا ہے

آج کل تبلیغ و اشاعت کے لئے چھاپہ خانہ کی ضرورت ہے۔ چنانچہ بہت سی انجمنیں قریب شہر میں چھاپہ خانہ نہ ہونے کی وجہ سے ٹریکٹ اشتہار اور پوسٹر شائع کرنے سے معذور رہتی ہیں بہت سے جذبات اور خیالات دل و دماغ میں موجزن رہتے ہیں۔ جو لوگوں تک نہیں پہونچائے جاتے۔ آج کل بیسویں صدی میں سائنس نے ہر چیز کو اتنا آسان اور سستا کر دیا ہے۔ کہ روپوں کی چیزیں کوڑیوں کے مول مل سکتی ہیں۔ ہر ایک انجمن اپنے پوسٹر اشتہار اور ٹریکٹ شائع کرنے کے لئے چھاپہ خانہ خرید سکتی ہے۔ چھاپہ خانہ کلاں قیمت دس روپیہ چھاپہ خانہ خورد قیمت پانچ روپے۔ آپ پہلے دن ہی چھاپہ خانہ سے کام لے سکتے ہیں۔ طریق نہایت آسان ہے۔ جو چھپا ہوا ساتھ ہوگا۔ کل یا نصف قیمت پیشگی ارسال فرمائیں۔ پوسٹ آفس اور ریلوے سٹیشن کا پتہ لکھیں۔ ملنے کا پتہ:- **محمد فاروق اینڈ برادرس موگا پنجاب**

# آرہ کش کی ضرورت

قادیان میں ایک الیکٹرک آرہ مشین پر کام کرنے کیلئے ایک احمدی آرہ کش کی جلد از جلد ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں بنام ایم آر۔ معرفت **مینجر الفضل** فوراً بھجوا دیں۔

# ہسٹیریا کا مکمل علاج

رئیس الاطباء طبیب حاذق علامہ حکیم ڈاکٹر فیضی ایل۔ ایچ۔ ایم۔ ایس میڈیکل سرجن نجیب آبادی کی راحت جان گولیاں عورتوں اور مردوں کے مرض ہسٹیریا میں ہر طرح ہر مزاج اور ہر موسم میں یکساں طور پر فائدہ مند ہیں۔ دل و دماغ۔ جگر معدہ اور اعصاب کو تقویت دیتی ہیں۔ اختلاج القلب کابوس اور مراق میں از بس مفید ہیں۔ فی شیشی للعہ۔ ملنے کا پتہ:-

**مینجر ایسٹ اینڈ ویسٹ میڈیسن کمپنی جوہر بلڈنگ کٹڑہ شیر سنگھ کھنہ امرتسر**

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں



**لنڈن** ۲۱ مئی۔ آج دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ایڈن نے کہا کہ شاہ نجاشی کی نقل و حرکت پر کسی قسم کی پابندی نہیں ہوگی۔ لیکن یہ ضرور ہے۔ کہ جس وقت وہ برطانوی علاقہ میں مقیم ہونگے۔ وہ جنگ کو جاری رکھنے کے متعلق کوئی اقدام نہ کر سکیں اگر وہ انگلستان آنا چاہیں۔ تو انہیں اس ارادہ سے باز رکھنے کے لئے کوئی بالواسطہ یا بلاواسطہ دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔

**بہاولپور** ۲۰ مئی۔ حکومت بہاولپور نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ فصل ربیع ۱۹۳۶ء کے مالیہ اور آبیانہ کو ان کی مختلف صورتوں کے مطابق دو آنہ چار آنہ اور پانچ آنہ فی روپیہ کے حساب سے معاف کر دیا جائے۔

**سری نگر** ۲۰ مئی مسلمانان کشمیر کے مشہور رہنما مسٹر ایس ایم عبداللہ نے اپنی تحریروں اور تقریروں میں اس امر کا ارادہ ظاہر کیا ہے کہ وہ پنڈت جواہر لال نہرو سے یہ درخواست کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ ریاست میں فرقہ وارانہ اختلافات کا تصفیہ کرائیں۔

**کیملے** (فرانس) ۲۱ مئی۔ مسٹر لیبر کا لیس اور بیشنٹ کا کارخانہ ۲۷ مئی کو حکومت کی نامناسب ربگ کی حکمت عملی کے خلاف احتجاج کے طور پر بند ہو جائے گا۔ جس کے نتیجہ میں چار ہزار مزدور بے کار ہو جائیں گے۔

**ڈبلن** ۲۱ مئی کل آئرش ری پبلیکن آرمی کے سردار کو مسلح جاسوسوں نے گرفتار کر لیا۔ اسکے بعد ایک اور رہنما کو بھی گرفتار کیا گیا۔ معلوم ہوتا ہے انہیں فوجی ٹریبونل کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

**پونا** ۲۱ مئی۔ آج صبح بمبئی سے پنڈت جواہر لال نہرو پونا پہنچے۔ آٹھ بجے انہوں نے قومی جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ اور مختلف مقامی کانگرسی رہنماؤں سے تبادلہ خیالات کیا۔

**لاہور** ۲۱ مئی۔ سیکرٹری صاحب اتحاد پارٹی پنجاب کہتے ہیں۔ کہ پارٹی نے ہر ایک ڈویژن میں اتحاد پارٹی کے ماتحت تحصیلوں میں مراکز کو منظم کرنے کا کام سرعت سے جاری ہے اور پارٹی کو امید ہے کہ بعد ازیں دو ڈویژنوں کی طرح بہت جلد سرگرم عمل ہوں گی۔

**گوالیار** ۲۱ مئی۔ سردار سر سلطان احمد خان ممبر کونسل آف ریجنسی گوالیار کا انتقال

کر گئے۔ آپ تیس سال سے ریاست گوالیار میں خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ نعش دفن کرنے کے لئے علی گڑھ لے جائی جائے گی

**شملہ** ۲۱ مئی۔ صوبجاتی خود مختاری اور تمیمہ رپورٹ کے متعلق احکامات پارلیمنٹ میں پیش کرنے کی آخری تاریخ ۲۷ مئی ہے۔

**کولمبو** ۲۱ مئی۔ تین دن کی مسلسل بارش کی وجہ سے کولمبو کے متعدد رقبہ جات زیر آب ہو گئے ہیں بہت سے غرباء بے خانماں ہو گئے ہیں۔

**روما** ۲۱ مئی۔ مارشل بڈوگلیو ادیس آبابا سے سمارا اور وہاں سے اٹلی جا رہے ہیں۔ اور جب تک تعزیرات کے باعث جنگ ختم ہو جانے کا خطرہ ہے۔ وہیں رہیں گے۔ یاد رہے کہ مارشل بڈوگلیو کو حبشہ کا وائسرائے بنے ابھی تھوڑے دن ہی ہوئے ہیں۔

**لاہور** ۲۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ لاہور میں سکھ مسلم کشیدگی کے پیش نظر مقدمہ مسجد شہید گنج کا فیصلہ جون کے پہلے ہفتہ پر ملتوی کر دیا گیا ہے

**لنڈن** ۲۱ مئی معلوم ہوا ہے حکومت اٹالیہ نے فرانس اور برطانیہ سے درخواست کی ہے کہ وہ لیفے ان فوجی دستوں کو جو انہوں نے اپنے اپنے ملک کے باشندوں کی حفاظت کے لئے حبشہ میں رکھے ہوئے ہیں۔ واپس بلا لیں۔

**پیرس** (بذریعہ ڈاک) افریقہ میں یورپین آبادی بسانے کا مسئلہ روز بروز زور پکڑ رہا ہے اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ایبریا میں ۷ ہزار یورپین آباد ہو سکتے ہیں۔ فی الحال تمام افریقہ میں ۴ لاکھ یورپین اور ۱۰ کروڑ افریقن باشندے ہیں۔

**بمبئی** ۲۱ مئی۔ مسٹر جمنا داس مہتہ نے ایک بیان کے دوران میں کہا۔ "اگرچہ پنڈت جواہر لال نہرو اپنے سیاسی نظریہ کو سوشلزم کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ لیکن وہ حقیقتہً اشتراکیت اور سوویٹ روس کا باقاعدہ پیرو ہے"۔

**پیرس** ۲۱ مئی۔ ایک فرانسیسی اخبار لکھتا ہے کہ مسولینی نے سائنیور گرینڈی کو برطانیہ سے گفت و شنید کرنے کے متعلق ہدایات بھیج دی ہیں مسولینی برطانیہ کو یقین دلانا چاہتا ہے کہ وہ شمالی افریقہ میں سلطنت روما کو مزید وسعت دینے

کا خیال نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا اعلان کرنے کے لئے تیار ہے۔ کہ مصر اور فلسطین پر قبضہ کرنے کی کوئی خواہش نہیں۔ اور اس کے حبشہ پر قبضہ کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو برطانیہ اور اطالیہ کے درمیان دوستانہ تعلقات استوار ہو جائیں گے۔

**میڈرڈ** ۲۱ مئی۔ سپین میں کئی مقامات پر اشتراکیوں نے فوجی انقلاب برپا کر رکھا ہے کئی شہروں میں فوجی حکام اور اشتراکیوں کے درمیان گولی بھی چلی۔ طرفین کے کئی اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے۔ گھوڑسوار سپاہیوں کی رجمنٹ کے اٹھارہ سرکردہ افسروں کو بھی انقلاب برپا کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے ہسپانوی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی تھی۔

**میکسیکو** ۲۱ مئی۔ ریاست پویبلا کے کوہستانی علاقہ میں باغیوں اور حکومت کی فوجوں میں تین گھنٹے تک خونریز جنگ ہوتی رہی۔ جس میں ۱۷ باغی مارے گئے۔

**لنڈن** ۲۱ مئی۔ آج دارالعوام میں مسٹر بالڈون وزیر اعظم برطانیہ نے فلسطین اور مصر کے متعلق برطانیہ کی پوزیشن کو واضح کرتے ہوئے کہا۔ جہاں تک مصر کا تعلق ہے۔ کسی طاقت کی طرف سے مصر کے معاملات میں دخل اندازی کو برطانوی گورنمنٹ غیر دوستانہ کارروائی سمجھے گی۔ کہ حکومت برطانیہ فلسطین کے نظم و نسق اور حفاظت کی ذمہ وار ہے اور وہ اپنی ذمہ داری کامل طور پر ادا کرنا چاہتی ہے۔

**پٹنہ** ۲۱ مئی۔ سیوان سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ گزشتہ دو شنبہ کو بی این ڈبلیو ریلوے پر ایک مسافر گاڑی کو تباہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ریلوے لائن پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر لوہے کی سلاخیں رکھ دی گئی تھیں۔ جب گاڑی اس مقام پر پہنچی تو ڈرائیور کو روک کا دھکا محسوس ہوا۔ چنانچہ اس نے گاڑی روک لی۔ دس دس سال کے دو بچے گرفتار کر لئے گئے ہیں

**لنڈن** ۲۱ مئی۔ ٹائمز کا نامہ نگار متعینہ بیت المقدس لکھتا ہے۔ کہ فلسطین کی حالت دن بدن ابتر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ ہر روز آتشزدگی۔ بم پھینکنے اور ایک دوسرے پر فائر کرنے کے حادثات رونما ہوتے ہیں یہودیوں کے علاقہ میں عرب زمینداروں نے سخت شورش بپا کر دی ہے۔ عربوں نے ہائی کمشنر پر یہ بات واضح کر دی ہے کہ انہیں حکومت برطانیہ کے مقرر کردہ تحقیقاتی کمیشن پر اعتماد نہیں۔

**پیرس** ۲۱ مئی۔ فرانس میں نئی سوشلسٹ حکومت کے قیام کی وجہ سے جنرل کنفیڈریشن اوف لیبر نے بے کاری کے خلاف جدوجہد شروع کر رکھی ہے۔ اس سے سرمایہ دار حلقوں میں شدید بے چینی کا اظہار کیا جا رہا ہے فیڈریشن نے بنک سے مطالبہ کیا ہے کہ تعمیرات عامہ کے پروگرام کے لئے فوراً پچاس کروڑ فرینک ادا کر دئے جائیں۔ نیز فوج کے سامان کی تیاری عام ملکی کارخانوں کے سپرد کر کے ہفتہ میں چالیس گھنٹے کام کرنے کا اعلان کر دیا جائے تاکہ بے کاری کا خاتمہ ہو سکے۔

**لاہور** ۲۱ مئی۔ پیپلز بنک اوف ناردرن انڈیا کے ڈائرکٹروں کے خلاف سرکاری لیکوئیڈیٹر نے عدالت عالیہ میں درخواست دی۔ جس میں موجودہ ڈائرکٹران بنک کے خلاف بنک سے روپیہ نکلوانے کے متعلق سنگین الزامات لگائے گئے ہیں۔ ان ڈائرکٹران میں دوسروں کے علاوہ مسٹر کے ایل گابا۔ اور دیوان عبدالحمید سابق وزیر اعظم کپورتھلہ بھی ہیں۔

**شملہ** ۲۱ مئی۔ مسٹر اے جیٹار ایم ایل اے نے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں دو قراردادیں پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جن میں سے ایک کا مقصد یہ ہے۔ کہ ایام جنگ میں برطانوی سفارت خانہ متعینہ ادیس آبابا نے ہندوستانیوں کو پناہ دینے سے انکار کر دیا تھا۔

**امرتسر** ۲۱ مئی۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۵ آنے ۹ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے سونا دیسی ۳۵ روپے ۸ آنے اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ۴ آنے ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی